© rasailojaraid.com

# اقبال اور ذوق سحر خیزی

رفیع الدین ہاشمی

علامہ اقبال کے ہاں ابتدائی دور کی شاعری میں حیات و کائنات کے بارے میں استفہامیہ رجحان بہت قوی ہے۔ دنیا و ما فیہا کے بارے میں ایک سوالیہ نشان ان کے ذہن پر محیط ہے۔ اشیاء کی اصلیت و ماہیت جاننے اور حقیقت نفس الامری کی تہ تک پہنچنے کے لئے وہ ایک مستقل بے چینی اور اضطراب کا شکار ہیں اور سراپا تجسس نظر آتے ہیں۔ سوالات کا ایک ہجوم دل و دماغ کا احاطہ کئے ہوئے ہے مگر کہیں سے خاطر خواہ جواب نہیں ملتا۔ سکوں ناآشنائی کی یہ کیفیت ابتدائی دور کی متعدد نظموں میں نمایاں ہے :-

تکتے رہنا ہائے وہ پہروں تلک سوئے قمر
وہ پھٹے بادل میں بے آواز پا اس کا سفر

پوچھنا رہ رہ کے اس کے کوہ و صحرا کی خبر
اور وہ حیرت دروغ مصلحت آمیز پر

آنکھ وقف دید تھی، لب مائل گفتار تھا
دل نہ تھا میرا سراپا ذوق استفسار تھا

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے
مضطرب ہوں دل سکوں ناآشنا رکھتا ہوں میں

چونکہ شاعر کے گرد و پیش کا انسانی معاشرہ اور بھری پری آبادیاں اس کے سوالات کا جواب نہیں دے سکتیں اس لئے وہ خود کو انسانوں کے ہجوم میں تنہا محسوس کرتا ہے۔ تنہائی کا یہ الم انگیز احساس شاعر کو خاصے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عرصے تک اضطراب کی مختلف کیفیتوں سے دو چار کرتا رہا لیکن قبل اس کے کہ یہ اذیت ناک احساس اسے مایوسیوں کے آخری کنارے تک لے جاتا اور حیات و کائنات سے ہمیشہ کے لئے مایوس کردیتا، فطرت کی سادہ اور پرکشش رعنائیوں نے اس کا دامن اپنی طرف کھینچا۔ کوہ و صحرا کی وسعتوں اور شجر و حجر کے پر سکون ماحول کی طرف اس کی توجہ زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ شاعر کو پہاڑوں، دریاؤں، صحراؤں میں گھومتے پھرتے اور ان سے باتیں کرتے ہوئے ایک گونہ اطمینان نصیب ہوا۔ چاند سورج اور ستاروں کے طلوع و غروب کے مناظر سے اسے بطور خاص دلچسپی ہے۔ وہ ستاروں کی گفتگو سنتا اور ان کی حقیقت پر غور کرتا ہے۔ چونکہ فطرت کے مظاہر و مناظر نے سکون نا آشنائی کی کیفیت کو دور کرنے میں خاص اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس لئے اقبال کے ہاں شہروں اور آبادیوں سے ویرانوں اور صحراؤں کی طرف گریز کا رجحان ایک مستقل رویے کی صورت اختیار کرگیا جس میں وقتاً فوقتاً معمولی تبدیلیاں پیدا ہوتی رہیں۔ گریز کے اس رجحان کی ابتدائی شکل یوں تھی:

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

مرتا ہوں خاموشی پر، یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

وہ خموشی شام کی، جس پر تکلم ہو فدا
وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا

کشتۂ عزلت ہوں، آبادی میں گھبراتا ہوں میں
شہر سے سودا کی شدت میں نکل جاتا ہوں میں

ہمیشہ صورت باد سحر آوارہ رہتا ہوں
محبت میں ہے منزل [illegible] جادہ پیمائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دن کی نسبت رات زیادہ پرسکون ہوتی ہے اور شب کے خاموش لمحوں میں غور و فکر کے لئے ماحول زیادہ سازگار ہوتا ہے۔ اس لئے آبادی سے گریز، تنہائی کی تلاش اور خاموشی کو پسند کرنے کا رجحان بیداریٔ شب تک پہنچتا ہے اور اب شاعر رات کی تنہائیوں میں حیات و کائنات کے متعلق ان سوالات پر غور کرتا ہے جو بہت ابتداء سے اس کے دل و دماغ پر چھائے ہوئے تھے۔

سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی
اسی خیال میں راتیں گزار دیں میں نے

شب بیداری اور رت جگے کے نتیجے میں شاعر کے حساس دل کو کچھ ایسا سکون اور آرام نصیب ہوا کہ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ نکلے۔ یہ تشکر کے آنسو تھے، اس خدا کی بارگاہ میں عقیدت کے آنسو، جس نے شاعر کو طمانیت کی ویسی ہی کیفیت بخشی جو ایک صحرا کے مسافر کو اچانک کسی نخلستان میں پہنچنے کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ شب کی تنہائیوں میں جاگ جاگ کر آنسو بہانا اور آہ و فغاں کرنا اس کا مستقل شعار بن گیا۔ یہ شعار اقبال کے ہاں ابتدائی دور کی شاعری سے لے کر آخری دور کی شاعری تک ہر مرحلے اور ہر دور میں ایک مستقل رجحان کی شکل میں ملتا ہے۔

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی موذن
میں اس کا ہمنوا ہوں وہ میری ہمنوا ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دعا ہو

دن کی شورش میں نکلتے ہوئے شرماتے ہیں
عزلت شب میں مرے اشک ٹپک جاتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کبھی حسرت، کبھی حیرت، کبھی آہ سحر گاھی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا درد مہجوری

سکوت شام سے تا نغمۂ سحر گاھی　　ہزار مرحلۂ ھائے فغان نیم شبی
کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے اللہ کا نام لے ساقی

یہاں تک تو شب بیداری اور فغان نیم شبی کی حیثیت ایک طریقے، ایک راستے اور ایک ذریعے کی ہے لیکن محض شب بیداری یا آنسو بہانا بجائے خود مقصود نہ تھا۔ جو کچھ مطلوب و مقصود تھا، اس کی طرف اقبال نے آخری شعر میں اشارہ کیا ہے اور اس کی تفصیل اقبال کی بعد کی شاعری میں ملتی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کی فغان نیم شب اور آہ سحر گاھی کا رشتہ، شب بیداری کی مذہبی روایت سے وابستہ ہے جیسا کہ انہوں نے خود واضح کیا ہے ''سحر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی،، — یہ شب بیداری عبادت الٰہی اور اس کے حضور فریاد و نیاز کے لئے تھی۔ قرآن پاک کی تلاوت سے اقبال کو خاص شغف تھا۔ اس کے مفاہیم و معانی پر ان کی نگاہ گہری اور عمیق تھی۔ مومنین کو قرآن پاک میں قیام اللیل اور عبادت شب کی بہت تلقین کی گئی ہے اور اسے اہل تقویٰ اور عبادالرحمن کی نشانی بتایا گیا ہے:

یبیتون لربھم سجداً و قیاماً۔　　وہ اپنے پروردگار کے حضور سجود و قیام کرتے ہوئے شب بسر کرتے ہیں۔ ۱

و بالاسحار ھم یستغفرون۔　　وہ سحر کے اوقات میں استغفار کیا کرتے ہیں۔ ۲

---

(۱) سورہ الفرقان : ۶۴

(۲) الذاریات ۔ ۱۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اقبال کی عقیدت اور شیفتگی و وابستگی محتاج بیان نہیں ۔ حضور نے شب بیداری، قیام اللیل اور نماز تہجد کی اس انداز میں تاکید فرمائی ہے کہ فرض نمازوں کے بعد شب کی نماز تمام نوافل سے افضل ہے ۔ خود آپؐ کا معمول تھا کہ نصف شب یا دو تہائی رات گذرنے پر بیدار ہوتے اور عبادت میں مشغول ہوتے ۔ اقبال کے ہاں بھی آپؐ کے اتباع میں نماز تہجد کا اہتمام تھا ۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد کے نام خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیداریٔ شب، عبادت اور آہ و فغاں بالکل مسنون طریقے پر تھی : شاد کے نام ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۶ع کے مکتوب میں لکھتے ہیں

"صبح چار بجے، کبھی تین بجے اٹھتا ہوں، اس کے بعد پھر نہیں سوتا، سوائے اس کے کہ مصلے پر اونگھ جاؤں" ۳

دو سال بعد ۱۱ جون ۱۹۱۸ع کے خط میں لکھتے ہیں :

"بندۂ روسیاہ کبھی کبھی تہجد کے لئے اٹھتا ہے اور بعض دفعہ تمام رات بیداری میں گزر جاتی ہے --- اس وقت عبادت الٰہی میں بہت لذت حاصل ہوتی ہے" ۔ ۴

اقبال بہت ابتدا ہی سے سحر خیزی کا ذوق رکھتے تھے ۔

ز مستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحرخیزی

اس شعر سے اندازہ ہوتا ہے کہ دورۂ افرنگ کے دوران میں بھی، جہاں رات گئے سونا اور دن چڑھے جاگنا معمول میں داخل ہے، اقبال کا ذوق سحر

---

(۳) شاد اقبال ص ۹۰ بحوالہ اقبال کامل ص ۷۲

(۴) شاد اقبال بحوالہ اقبالنامہ دوم ص ۱۹۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



خیزی ماحول سے متاثر نہ ہوسکا۔ یہ معمول آخری عمر تک جاری رہا۔ بلا شبہ اس اہتمام کا سب سے بڑا محرک اقبال کے نزدیک سنت رسول کا اتباع ہی ہوگا مگر میرا خیال ہے کہ اس کے کچھ دوسرے محرکات بھی تھے اور ان کا سراغ لگانے کے لئے علامہ کے اسلوب زندگی اور ان کے ذخیرۂ نظم و نثر کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

اول تو یہی بات کچھ کم اہم نہیں کہ ہمارے معاشرے میں سحر خیزی کو خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ علی الصباح جاگنا اور جگانا ایک مبارک اور قابل قدر عمل تصور کیا جاتا ہے۔ اقبال اس سحر خیز خورشید کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں جو نیند کے ماتوں کو جگا تا ہے۔

خورشید، وہ عابد سحر خیز لانے والا پیام ''بر خیز،،

اقبال کے والد ماجد شیخ نور محمد ایک شب زندہ دار بزرگ تھے۔ نماز تہجد ان کے معمولات میں شامل تھی۔ چنانچہ اقبال کے لئے اپنے قابل احترام والد کا اتباع، جبکہ درحقیقت وہ اتباع سنت نبوی ہے، یقیناً بہت اہم ہوگا۔ پھر عبادت شب کے وہ تمام فوائد اور ثمرات ان کے ذہن میں مستحضر ہوں گے جن کی نشان دہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے: اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ص نے فرمایا: ''جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے، اللہ تعالی عز و جل روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرما تا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کون ہے جو مغفرت چاہے میں اسے بخش دوں،،۔ ۵

(۵) صحیح بخاری و مسلم بحوالہ معارف الحدیث جلد سوم (مرتبہ: مولانا محمد منظور نعمانی) ص ۲۳۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



(۲) حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "رات میں ایک ساعت ہے۔ اگر اس میں کوئی مسلمان دنیا و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو خداوند تعالی اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے" ۶

(۳) حضرت ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ آپ ص نے فرمایا: تہجد کی نماز کا التزام کرو۔ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی خصلت ہے اور خدا سے تمہیں قریب کرنے والی اور گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی ہے"

(۴) حضرت عمر بن عتبہ سے روایت ہے کہ آپ ص نے فرمایا: "بندہ کا خدا سے زیادہ قریب ہونا رات کے پچھلے حصہ میں ہے اگر تجھ سے ممکن ہو کہ اس ساعت میں خدا کا ذکر کرے تو تو ایسا ہی کر" ۷

حضرت سید علی ہجویری رح نے ایک جگہ فرمایا ہے: "علم کے ساتھ فکر بھی ضروری ہے کیونکہ فکر اور تدبر کے بغیر نہ تو آدمی کے اندر صحیح فہم پیدا ہوتا ہے اور نہ اس کے بغیر علم آدمی کی زندگی پر کوئی گہرا اور دیرپا اثر ڈال سکتا ہے" ۸ ۔ سید علی ہجویری کا یہ قول درحقیقت اس حدیث کی تشریح ہے جس میں آپ ص نے فرمایا:

تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة۔ — ایک گھڑی فکر و تدبر کرنا ساٹھ برس کی (نفل) عبادت سے بہتر ہے۔ ۹

ظاہر ہے کہ غور و فکر کی یہ تاکید حیات و کائنات کی حقیقت و ماہیت

---

(۶) مسلم بحوالہ مشکوۃ شریف (مترجم اردو) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ سنز کراچی ص ۲۷۸

(۷) جامع ترمذی بحوالہ معارف الحدیث جلد سوم ص ۳۲۹

(۸) کشف المحجوب مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز لاہور فروری ۱۹۷۰ء ص ۷۸

(۹) بحوالہ کشف المحجوب ص ۷۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تک پہنچنے کے لئے ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا بھی منقول ہے :

ارنا الاشیاء کما ھی۔ ہمیں اس قابل بنا کہ ہم ہر چیز کو اسی طرح دیکھیں جیسی کہ وہ فی الواقع ہے۔ ۱۰

ان احادیث کی روشنی میں شب بیداری کا ایک محرک اور عبادت شب کی غرض و غایت اقبال کے نزدیک حیات و کائنات کی حقیقت و ماھیت پر تفکر کرنے، دنیا و ما فیہا کے مسائل پر غور کرنے کے علاوہ یہ بھی ہوگی کہ وہ ہر شیٔ کی حقیقت (صراط مستقیم) کو پانے کے لئے حضور ایزدی میں دست بدعا ہوں۔ دعا وسیلۂ قرب الہی ہے اور قرب الہی کے نتیجے میں مومن خدا سے مزید توفیق و عنایت کی دعا مانگتا ہے۔ مناظر و مظاہر فطرت کے مطالعے کا دعا پر منتج ہونا اور اس ذریعہ سے قرب الہی کا حصول ایک فطری و تدریجی امر ہے۔ اقبال اپنے خطبات میں فرماتے ہیں :

"مذھب کے لئے یہ ممکن نہیں کہ صرف تصورات پر قناعت کرلے۔ وہ چاھتا ہے کہ اپنے مقصود و مطلوب کا زیادہ گہرا علم حاصل کرے اور اس سے قریب تر ہوتا چلا جائے لیکن یہ قرب حاصل ہوگا تو دعا کے ذریعے۔" ۱۱

"دعا ان ذھنی سرگرمیوں کا لازمی تکملہ ہے جو فطرت کے علمی مشاہدہ میں سرزد ہوتی ہیں" ۱۲

"دعا خواہ انفرادی ہو، خواہ اجتماعی، ضمیر انسانی کی اس نہایت درجہ پوشیدہ آرزو کی ترجمان ہے کہ کائنات کے ہولناک سکوت میں وہ

---

(۱۰) بحوالہ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (اردو) ص ۴
(۱۱) تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (اردو) ص ۱۳۳
(۱۲) تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (اردو) ص ۱۳۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اپنی پکار کا کوئی جواب سنے۔ یہ انکشاف و تجسس کا۔۔عدیم المثال عمل ہے۔۔۔" ۱۲

گویا وہ رجحان جس نے تلاش حقیقت میں آبادی سے ویرانے اور انسان سے فطرت کی طرف گریز کیا تھا، اب فطرت اور ویرانے سے بھی کنارہ کشی کرکے گوشۂ قلب میں سمٹ آیا ہے اور دعا کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کرکے ان سوالات کا جواب چاہتا ہے جو اس کے ازلی اضطراب کا سبب بنے ہوئے ہیں :

چه پرسی از طریق جستجویش　　فرو آرد مقام ہائے و ہویش
شب و روزے که داری بر ابد زن　　فغان صبحگاہی بر خرد زن

نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں
خرد کھوئی گئی ہے چار سو میں
نہ چھوڑ اے دل فغان صبحگاہی　　اماں شاید ملے اللہ ہو میں

اقبال کا نظام فکر اپنے اندر ایک وحدت رکھتا ہے اس کے تمام تصورات و نظریات باہم دگر مربوط ہو کر اس وحدت کو مکمل کرتے ہیں۔ اس نظام فکر کی اساس اقبال کے نظریہ خودی پر ہے اور فکر اقبال کا کوئی معمولی سے معمولی رجحان بھی خودی سے شکستہ اور علیحدہ نہیں ہے چنانچہ اقبال کا تصور سحر خیزی بھی علمی، عقلی اور عملی اعتبار سے ان کے نظریۂ خودی سے وابستہ ہے۔

نفسیاتی اور عملی اعتبار سے دیکھا جائے تو شب بیداری، سحر خیزی، عبادت شب اور دعا انسان کے اندر بعض ایسے اخلاقی اور عملی اوصاف کا باعث بنتی ہیں جن کا حصول کسی دوسرے ذریعے سے ممکن نہیں۔ اول تو یہ کہ انسان ایک ایسے نازک مرحلے سے گذرتا ہے جو "دو چار سخت مقامات" سے کم نہیں۔ سحر خیزی ایک نہایت سخت اور نفس کو تکلیف دینے والا عمل

(۱۲) تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (اردو) ص ۱۳۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہے جیسے قرآن پاک میں اشد و طأ (نفس کو خوب ہی روندنے والا عمل) کا نام دیا گیا ہے ۔ نفس کو روندنے کے علاوہ باقاعدگی، مستعدی، فرض شناسی، قوت برداشت اور ضبط نفس وغیرہ بیداری شب کے ثمرات میں شامل ہیں ۔ پھر طبی نقطۂ نظر سے دیکھیے تو مسلم ہے کہ سحر خیز انسان لطیف الطبع اور ذہین ہوتا ہے ۔ بے شمار مفکرین و فلاسفہ اور ادباء و شعراء کے ہاں سحر خیزی کا اہتمام رہا اور ان کی بہترین قلمی کاوشیں اور تخلیقات ذہنی ان کے اہتمام سحر خیزی کا نتیجہ ہیں ۔ سحر خیز انسان ان بہت سی ذہنی بیماریوں سے بھی نجات پالیتا ہے جن میں گراں خواب اور نیند میں غافل لوگ اکثر و بیشتر مبتلا رہتے ہیں ۔ گویا شب زندہ دار اور سحر خیز انسان ایک ایسے راستے پر چل رہا ہوتا ہے جو اسے خود شناسی اور عرفان نفس کی منزل تک پہنچاتا ہے اور اقبال کی اصطلاح میں اسی کا نام خودی ہے ۔

خطبات میں ایک جگہ فرماتے ہیں :

”دعا وہ چیز ہے جس کی انتہا روحانی تجلیات پر ہوتی ہے اور جس سے مختلف طبیعتیں مختلف اثرات قبول کرتی ہیں “ ۱۴

”باعتبار نفسیات دعا یا عبادت ایک جبلی امر ہے اور پھر جہاں تک حصول علم کا تعلق ہے، ہم اسے غور و تفکر سے مشابہ ٹھہرائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا درجہ غور و تفکر سے زیادہ اونچا ہے مگر پھر غور و تفکر کی طرح وہ بھی تحصیل و اکتساب ہی کا ایک عمل ہے جو بہ حالت عمل ایک نقطے پر مرکوز ہو جاتا ہے اور کچھ ایسی طاقت اور قوت حاصل کرلیتا ہے جو فکر محض کو حاصل نہیں “ ۱۵

ظاہر ہے کہ اقبال نے [illegible] ”طاقت“ اور ”روحانی تجلیات“ کہا ہے، وہ خودی کے [illegible]

(۱۴) تشکیل جدید الہیات اسلامیہ [illegible]

(۱۵) تشکیل جدید الہیات اسلامیہ [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



لیکن خودی کی اس منزل کا حصول کچھ ایسا آسان نہیں ۔ اس منزل تک رسائی کے لئے پہلے انسان کو بیخودی کے مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے ۔ اسی بیخودی کے مرحلہ کو قرآن پاک نے ''نفس کو روندنے والا،، قرار دیا ہے ۔ اسی لئے اقبال نے اسے ایک ''مشکل مقام،، قرار دیا ہے ۔

مجھے آہ و فغان نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا

یعنی عرفان ذات کے لئے نفی ذات کا معرکہ سر کرنا ضروری ہے ۔ اقبال اپنے خطبات میں فرماتے ہیں :

''۔۔۔دعا۔۔۔ وہ عدیم المثال عمل ہے جس میں طالب حقیقت کے لئے نفیٔ ذات ہی کا لمحہ اثبات ذات کا لمحہ بن جاتا ہے جس میں وہ اپنی قدر و قیمت سے آشنا ہوکر بجا طور پر سمجھتا ہے کہ اس کی حیثیت کائنات کی زندگی میں سچ مچ ایک فعال عنصر کی ہے،، ۱۶

گویا نفیٔ ذات کا پل صراط عبور کرتے ہی فی‌الفور انسان اثبات ذات کی جنت میں داخل ہوجاتا ہے ۔ اس جنت کا نام خودی ہے ۔ جس طرح جنت کی ہر شے مومنین کے لئے مسخر اور مطیع ہوگی، اسی طرح خودی سے ہمکنار ہونے والا (سحر خیز) انسان بھی حیات و کائنات کو اپنا مطیع و منقاد پاتا ہے ۔ اسے ہر طرح کی قوت و سطوت، شان و شوکت اور عظمت و جبروت حاصل ہوتی ہے ۔ فطرت کے وہ مظاہر و مناظر جن سے وہ راز کائنات پوچھتا پھرتا تھا اب اسے اپنی گرد راہ محسوس ہوتے ہیں ۔ اس کے نالہ سحر گاہی اور فغان صبحگاہی میں کچھ ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ نہ صرف انسان کی اپنی قسمت اس پر منحصر ہے بلکہ قوموں کی تقدیر بھی منقلب ہو سکتی ہے ۔ ملت اسلامیہ کی تقدیر بھی اگر پلٹ سکتی ہے تو اسی نوائے سحر گاہی کے ذریعے ۔

(۱۶) تشکیل جدید [illegible] (اردو) ص ۱۳۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



نہ ستارے میں ہے نے گردش افلاک میں ہے
تیری تقدیر مرے نالۂ بیباک میں ہے

تلاش اس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا
جہان تازہ مری آہ صبحگاہ میں ہے

میں نے پایا ہے اسے اشک سحر گاہی میں
جس در ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

گراں بہا ہے ترا گریۂ سحر گاہی     اسی سے ہے ترے نخل کہن کی شادابی

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

تاک خویش از گریہ ہائے نیم شب سیراب دار
کز درون او شعاع آفتاب آید برون

برون زیں گنبد در بستہ پیدا کردہ ام راہے
کہ از اندیشہ برتر می پرد آہ سحر گاہے

ز اشک صبحگاہی زندگی را برگ و ساز آرد
شود کشت تو ویران تا نہ ریزی دانہ بے دربے

اقبال کو مسلمانوں سے یہی شکوہ ہے کہ انہوں نے سحر خیزی کی عادت ترک کی، گریہ ہائے صبحگاہی کو چھوڑا اور اس طرح خودی سے ہاتھ دھوکر ذلت و نکبت کا شکار ہوگئے۔ یہ شکوہ مختلف مقامات پر مختلف انداز سے سامنے آتا ہے:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

فغانِ نیم شب شاعر کی بارِ گوش [illegible]
[illegible] خوابی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ

کرتے ہیں اشک سحر گاہی سے جو ظالم وضو

بخواب رفتہ جوانان و مردہ دل پیران

نصیب سینۂ کس آہ صبحگاہے نیست

دور جدید میں مختلف اور متضاد علمی و سائنسی اور انقلابی نظریات کے درمیان ٹکراؤ اور کشمکش تیز تر ہوتی جارہی ہے۔ امت مسلمہ اپنی تاریخ کے دامن میں علمی اور سائنسی عظمتوں کا ایک شاندار سرمایہ رکھتی ہے۔ اس اعتبار سے عصر حاضر کے چیلنج کا سامنا کرتے ہوئے اس پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اقبال کے نزدیک اس چیلنج کا جواب صرف اس داخلی اور روحانی قوت اور فقر و قناعت پسندی کے ذریعے دیا جاسکتا ہے جو کارزار حیات میں مرد مومن کا اصل سرمایہ اور کشمکش و کشاکش میں کامیابی کے لئے کارگر ہتھیار ہے۔ روحانی قوت اور فقر کا سرمایہ ذوق سحر خیزی کے ذریعے ہی فراہم ہوسکتا ہے اور یہی تقویم خودی کا راز ہے۔ اقبال امت مسلمہ کے نوجوانوں کے لئے بطور خاص دعا گو ہیں کہ خدا انہیں ذوق سحر خیزی عطا کرے۔

بے اشک سحر گاہی تقویم خودی مشکل

یہ لالہ پیکانی خوشتر ہے کنار جو

جوانوں کو مری آہ سحر دے
پھران شاہیں بچوں کو بال و پر دے

جوانوں کو سوز جگر بخش دے
مرا عشق، میری نظر بخش دے

مرے دیدۂ تر کی بے خوابیاں
مرے دل کی پوشیدہ بیتابیاں

مرے نالۂ نیم شب کا نیاز
مری خلوت و انجمن کا گداز

سوز او را آز نگاہ من بگیر
یا ز آہ صبح گاہ من بگیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہر درد مند دل کو رونا مرا رلا دے
بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

''بال جبریل'' میں ''اذان'' کے عنوان سے ایک چھوٹی سی نظم ہے۔ اس میں اقبال نے مسلمانوں کے خوابیدہ ذوق سحر خیزی کو از سر نو تازہ کرنے اور ان پر شب بیداری کی اہمیت واضح کرنے کے لئے چاند ستاروں کا ایک مکالمہ بیان کیا ہے۔ انداز ایسا حکیمانہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی غفلت کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ ان کے مرتبے کی عظمت کا اعتراف بھی کیا ہے۔ چاند، انسان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ستاروں سے مخاطب ہے۔

واقف ہو اگر لذت بیداریٔ شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاک پر اسرار

آغوش میں اس کی وہ تجلی ہے کہ جس میں
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیار

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، شب بیداری، سحر خیزی اور آہ صبحگاہی کا لازمی نتیجہ تقویم خودی ہوتا ہے۔ اقبال اپنی بے خوابیوں اور شب بیداریوں کے نتیجہ میں اس ''لذت آہ سحر گاہی'' سے بہرہ ور تھے جس کا ثمر قیام و استحکام خودی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوسکے تو پھر یہ سب کچھ ''مذہب ملا و جمادات'' کے ذیل میں آئے گا جس کا حاصل کچھ بھی نہیں۔ گویا سحر خیزی، شب بیداری اور فغاں و فریاد ایک ظاہری عمل ہے تو استحکام خودی اس کی روح۔ روح کے بغیر ظاہری عمل ایک مردہ جسم ہے جس سے اقبال کیا، کسی بھی ہوش مند شخص کو ذرہ برابر دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ وہی بات ہے کہ ریاکاری کی عبادت بالکل ضائع ہوجاتی ہے۔ اقبال ایسی عبادت اور سحر خیزی کو مردود قرار دیتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



یہ ذکر نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سرور
تیری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیر حرم تیری مناجات سحر کیا؟
ممکن نہیں تخلیق خودی خانقہوں سے
اس شعلہ نم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا

مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

کار گہ حیات میں اگر طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو صرف اس طرح کہ نالہ ہائے سحری سے خودی کو تقویت پہنچائی جائے۔ دنیا کی طاغوتی طاقتیں بشمول ابلیس اسی سحر خیز مسلمان سے خوف زدہ ہیں۔ ابلیس اپنے مشیروں کو یہ حکم جاری کرتا ہے کہ مسلم شب زندہ دار کو خانقاہی رنگ کے ذکر صبحگاہی میں مست رکھو اور پیران حرم کو بھی خدشہ ہے۔

حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایان خانقاہی
انہیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو سنگ آستانہ

مگر اقبال کی تلقین یہی ہے کہ:

از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز
از خواب گراں خیز

© rasailojaraid.com